DAILY EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس ملتان

انسانی اعضاء کی خریداری، خلیج، امریکہ، یورپ کے امراء نے پاکستان کا رخ کرلیا

پاکستان میں انسانی اعضاء کی خرید و فروخت پر قانونی پابندی نہ ہونے کے باعث سالانہ دو ہزار سے زائد گردوں کی پیوندکاری ہوتی ہے

انٹرنیٹ پر بعض اداروں نے پیوندکاری کیلئے پیکجز پیش کردیئے، 2012 تک ایشیاء میں طبی سیاحت، چار ارب ڈالر کی صنعت بن جائے گی

پشاور (نمائندہ خصوصی) پاکستان میں انسانی اعضاء کی خرید و فروخت پر قانونی پابندی نہ ہونے کی وجہ سے خلیج، امریکہ اور یورپ کے امیروں نے پاکستان کا رخ کرلیا پاکستان میں سالانہ دو ہزار سے زائد گردوں کی پیوندکاری ہوتی ہے جس میں 80 فیصد گردے غریب اور مجبور لوگوں سے خرید لئے جاتے ہیں غریبوں سے پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک گردہ خریدا جاتا ہے جبکہ غیر ملکیوں پر تین لاکھ میں فروخت کیا جاتا ہے امریکہ اور یورپ میں گردے کی پیوندکاری پر 60 لاکھ روپے تک خرچ آتا ہے دی نیٹ ورک کی ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق پاکستانی حکومت نے طبی سیاحت کو فروغ دینے کی غرض سے ایک نئی پالیسی تیار کی ہے جس کے تحت غیر ملکیوں کو پاکستان میں سستے داموں عالمی معیار کی طبی خدمات مہیا کی جائینگی ایشیاء کے دوسرے ممالک نے بھی طبی سیاحت کو صنعت کے طور پر متعارف کروا رہے ہیں اور ماہرین کا خیال ہے کہ 2012ء تک ایشیاء میں طبی سیاحت چار ارب ڈالر کی صنعت بن جائے گی رپورٹ کے مطابق پاکستانی حکومت کی نئی پالیسی کی وجہ سے اب گردوں کی خرید و فروخت کی تجارت کو مزید تقویت ملے گی کیونکہ پاکستان دنیا کا وہ ملک ہے جہاں انسانی اعضاء کی تجارت پر قانونی پابندی موجود نہ ہونے کی وجہ سے سستے داموں گردے مل سکتے ہیں دنیا کے بیشتر ممالک میں انسانی اعضاء کی تجارت پر پابندی عائد ہے اور وہاں قانونی کے مطابق گردے کے مریضوں کو صرف خون کے رشتے یعنی بھائی، بہن، بیٹا اور بیٹی کے علاوہ کوئی گردہ نہیں دے سکتا پاکستان دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے جہاں 1992ء سے یہ قانون پارلیمنٹ میں زیر التواء ہے اور خفیہ طاقتیں کسی حکومت کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس قانون کو پارلیمنٹ سے منظور کرا سکے پاکستان میں گردوں کی پیوندکاری 80 کی دہائی کے وسط میں متعارف کروائی گئی تھی ہر سال 2000 گردوں کی پیوندکاری ہوتی ہیں 2003ء میں 2023 مریضوں کے گردوں کی پیوندکاری ہوئی جن میں 50 فیصد سے زائد مریض غیر ملکی تھی اور ان میں 80 فیصد گردے غیر رشتہ داروں سے خریدے گئے اب پاکستان کے بعض اداروں نے انٹرنیٹ پر ایسے پیکجز پیش کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس کے تحت 1300 ڈالر سے 25000 ڈالر تک گردے کی پیوندکاری کی آفر دی جاتی ہے